سوال

(173) فطرانہ کی ادائیگی فرض ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں کویت میں مقیم ہوں جبکہ میرے اہل خانہ پاکستان میں ہیں۔ کیا وہ میری طرف سے صدقہ فطر ادا کر سکتے ہیں اگر ادا کر سکتے ہیں تو کس حساب سے دیں گے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر کے دو مقاصد ہیں: ایک تو روزوں کی تطہیر کا باعث ہے اور دوسرا مساکین کی غذائی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ پہلے سبب کی وجہ سے صدقہ فطر روزے دار کے بدن کے تابع ہے یعنی جہاں وہ رہتا ہے وہ خود اپنی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے۔ ہمارے نزدیک قیمت کی بجائے جنس سے اس کی ادائیگی ہونی چاہیے، کیونکہ محدثین کرام کا یہی موقف ہے۔ اگر اس نے قیمت ادا کرنی ہے تو ظاہر ہے جس ملک میں وہ رہائش پذیر ہے اسی ملک کی کرنسی کے مطابق وہ اس کی ادائیگی کرنے کا پابند ہے۔ البتہ یہ جائز ہے کہ اس کی طرف سے پاکستان میں رہنے والے اہل خانہ صدقہ فطر ادا کریں لیکن قیمت ادا کرتے وقت اس ملک کی کرنسی کا اعتبار کرنا ہوگا۔ جہاں وہ خود رہائش پذیر ہے۔ نیز اگر رہائشی ملک میں صدقہ فطر لینے والے مساکین نہیں ہیں تو اس صورت میں کسی دوسرے ملک میں رہنے والے اس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کر سکتے ہیں تاکہ وہاں کے مساکین کو دیا جاسکے۔ اسی طرح اگر کوئی دائمی بیمار یا بوڑھا اپنے روزوں کا فدیہ دینا چاہتا ہو تو اسے بھی چاہیے کہ اپنے ملک کے حساب سے اس کی ادائیگی کرے، مثلاً: پاکستان میں تقریباً 1500/- روپے میں ایک ماہ تک دو ٹائم کا کھانا کھایا جاسکتا ہے، جبکہ کویت میں رہنے والے حضرات کم از کم تقریباً ایک دینار روزانہ کے حساب سے فدیہ ادا کریں گے۔ اسی طرح انہیں پاکستانی کرنسی میں تقریباً چھ ہزار روپے ادا کرنا ہوں گے۔ بہر حال دوسرے ممالک کے رہنے والے اس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر سکتے ہیں اور انہیں فدیہ بھی دیا جاسکتا ہے۔ لیکن اخراجات کے لئے اپنے اس ملک کی کرنسی کا اعتبار ہوگا جہاں وہ رہائش رکھے ہوئے ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:212